روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com
منگل 30 مارچ 2004ء 8 صفر 1425 ہجری - 30 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 69

عزت خاندان سے نہیں تقویٰ سے ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے لوگو ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ (الحجرات-آیت 14)

بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بار بار تقویٰ کی تاکید فرمائی ہے

تقویٰ کا مطلب ہے نفس کو ہر اس چیز سے بچانا جو انسان کو گناہگار بنا دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26 مارچ 2004ء بمقام بورکینا فاسو کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 مارچ 2004ء کو بورکینا فاسو میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں قرآن کریم، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں تقویٰ کی اہمیت اور برکات بیان فرمائیں۔ حضور انور کے اس خطبہ کی آڈیو دنیا بھر میں احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ براہ راست ٹیلی کاسٹ کی گئی اور مختلف زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 14 تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تقویٰ کا لفظ بار بار استعمال کیا ہے اور مختلف پیرایوں اور شکلوں میں اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تقویٰ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کریں کہ خطبۂ نکاح میں جو آیات تلاوت کی جاتی ہیں ان میں پانچ بار تقویٰ کا ذکر آتا ہے۔ اگر تقویٰ نہ ہو تو معاشرہ میں فساد پیدا ہو جاتا ہے اس لئے تقویٰ ایک بنیادی چیز ہے۔ فرمایا جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ فرماتا ہے۔ اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔

حضور انور نے فرمایا تقویٰ کا معیار نیکیوں کے اظہار سے نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری ہر حرکت سے باخبر ہے وہ جانتا ہے کہ کونسا فعل دکھاوے کیلئے ہے اور کونسا فعل اس کے فضلوں کو جذب کرنے والا ہے۔

تقویٰ کے معنے بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ تقویٰ کا مطلب ہے کہ نفس کو خطرے سے محفوظ کرنا اور شرعی اصطلاح میں تقویٰ کا مطلب ہے نفس کو ہر اس چیز سے بچانا جو انسان کو گناہگار بنا دے۔ پس اصل تقویٰ یہ ہے کہ اپنے آپ کو ہر اس چیز سے بچانا جو گناہوں کی طرف لے جائے اور نیکی کرنے کیلئے تمام صلاحیتوں کو استعمال کرنا۔ تقویٰ کے حصول کیلئے دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ اپنے فضل سے مجھے تقویٰ عطا کر۔ میں تیری محبت میں وہ تمام باتیں چھوڑنی چاہتا ہوں جن کے چھوڑنے کا تو نے حکم دیا ہے۔ اور وہ تمام باتیں اختیار کرنا چاہتا ہوں جن کا تو نے حکم دیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نواہی جاننے کیلئے قرآن پڑھنا اور سیکھنا چاہئے اور تمام جماعتوں میں روزانہ قرآن کریم کا درس ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نمازوں میں خصوصاً آنحضرت ﷺ کی یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللھم ات نفسی تقوٰھا وزکھا وانت خیر من زکھا۔ اے اللہ میرے نفس کو تقویٰ عطا کر اور اس کو خوب پاک صاف کر دے اور تو ہی سب سے بہتر ہے جو اس کو پاک کر سکے۔

حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ تم جہاں بھی ہو تقویٰ اختیار کرو اور بدی کے بعد نیکی کرو۔ نیکی بدی کو مٹا دیتی ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ سے ایسے عمل کے بارے میں پوچھا گیا جو جنت میں داخل کرنے کا موجب ہو تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کا تقویٰ اور حسن اخلاق۔ حضور انور نے فرمایا کہ تقویٰ اپنی ذات تک محدود نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنی نسلوں میں بھی تقویٰ پیدا کرنا ضروری ہے۔ اس بارہ میں حضور انور نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے ارشادات پیش فرمائے۔

آخر میں حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں تقویٰ پر قائم رکھے۔ ہم اپنی نسلوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ بھی تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والی ہوں۔ اور کبھی ہم یا ہماری نسلیں اللہ تعالیٰ کے احکامات سے دور جانے والی نہ ہوں۔ اور ہم مسیح موعود کی نصائح پر عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ کے حضور جھکنے والے ہوں۔ اس کا فضل مانگنے والے ہوں۔ اللہ ہمیں روحانیت اور تقویٰ میں ترقی عطا فرمائے۔

وقف عارضی کی اہمیت و برکات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

وقف عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضاکارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن سیکھنے، سکھانے کی کلاسز کو منظم کریں۔

(خطبہ جمعہ 28 مارچ 1969ء)

☆ عارضی وقف کی تحریک قران کریم سیکھنے سکھانے کے متعلق جاری کی گئی ہے۔

(خطبہ جمعہ 5۔اگست 1966ء)

☆ وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

(خطبہ جمعہ 28 جنوری 1977ء)

☆ میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ (خطبہ جمعہ 28 جنوری 1977ء)

☆ میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کیلئے وقف کریں۔ (خطبہ 18 مارچ 1966ء)

☆ وقف عارضی بہت ضروری ہے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1966ء)

☆ قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کرنا ہر موصی کا بحیثیت فرد اور اب موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے۔ (الفضل 10 اگست 1966ء)

(مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی)

ریکارڈ مدت میں حفظ کی سعادت

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ مکرمہ ریحانہ احمد رمشہ بنت مکرم طاہر احمد صاحب بھٹی (مربی سلسلہ) معلمہ مدرسۃ الحفظ برائے طالبات (نظارت تعلیم) نے گیارہ ماہ چودہ دن میں قرآن پاک کا حفظ مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل اس ادارہ کی کسی طالبہ نے اتنی کم مدت میں حفظ مکمل نہیں کیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کیلئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

(پرنسپل عائشہ دینیات کلاس و مدرسۃ الحفظ طالبات)

خطبہ جمعہ

اللہ کے حقوق سے تجاوز کریں گے تو شیطان ضرور حملہ آور ہو گا

نماز تمام سعادتوں کی کنجی ہے اس سے پہلے اپنے تمام اعضاء غیر اللہ کے خیالات سے دھوڈالیں

شیطان کی پیروی چھوڑنے اور رضائے الٰہی کی راہوں پر چلنے کے لئے پر معارف اور لطیف بیان

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز۔فرمودہ 12 /دسمبر 2003ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے سورۃ النور کی آیت 22 تلاوت کی اور فرمایا اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ تو یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہوسکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

قرآن کریم میں چار پانچ مختلف جگہوں پر یہ حکم ہے کہ شیطان کے قدموں پر نہ چلو، ان پر چلنے سے بچتے رہو۔ کبھی عام لوگ مخاطب ہیں اور بعض جگہ مومنوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ تو ایمان لانے والوں کو یہ تنبیہ کی ہے، مومنوں کو یہ تنبیہ کی ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ ہم ایمان لے آئے اس لئے ہمیں اب کسی چیز کی فکر نہیں ہے۔ فرمایا کہ نہیں۔ تمہیں فکر کرنی چاہئے۔ کیونکہ جہاں تم ذرا بھی لاپرواہ ہوئے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری توجہ ہٹی تو تمہارا ایمان ضائع ہونے کا خطرہ ہر وقت موجود ہے۔ کیونکہ شیطان گھات میں بیٹھا ہے۔ اس نے تو آدم کی پیدائش کے وقت سے ہی کہہ دیا تھا کہ اب میں ہمیشہ اس کے راستے پر بیٹھا رہوں گا اور شیطان نے اپنے پر یہ فرض کر لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ جو بھی آدم اور اس کی اولاد کے لئے نیک راستے تجویز کرے گا وہ ہر وقت ہر راستے پر بیٹھ کر ان کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا اور شیطان نے یہ کہا کہ میں ان کے دلوں میں طرح طرح کی خواہشات پیدا کروں گا تا کہ وہ سیدھے راستے سے بھٹکتے رہیں۔ مختلف طریقوں سے انسانوں کو ورغلانے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ اگر ایک دفعہ میرے ہاتھ سے نکل بھی جائیں تو میں لگاتار حملے کرتا رہوں گا کیونکہ میں تھک کر بیٹھنے والا نہیں ہوں۔ میں دائیں سے بھی حملہ کروں گا، میں بائیں سے بھی حملہ کروں گا، پیچھے سے بھی حملہ کروں گا، سامنے سے بھی حملہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کو اس نے ایک طرح کا چیلنج دیا تھا کہ ایسے ایسے طریقوں سے حملہ کروں گا کہ ان میں سے بہتوں کو تو شکر گزار نہیں پائے گا۔ تو خیر وہ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو جواب دیا لیکن دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ناشکر گزار لوگ ہوتے ہیں تو واضح ہو گیا کہ وہ شیطان کے قدموں پر چلنے والے ہیں۔ اور شیطان کے قدموں پر حکم بھی ہے کہ نہ چلو تو اس کا حکم کیا ہے۔ جیسا کہ واضح ہے کہ شیطان کا راستہ اختیار نہ کرو۔ ان باتوں پر عمل نہ کرو جو شیطان کے رستے کی طرف لے جانے والی ہیں۔ جب انسان مومن بھی ہو، پتہ بھی ہو کہ شیطان کا راستہ کونسا ہے اور پھر یہ بھی پتہ ہو کہ شیطان کا راستہ انتہائی بھیانک راستہ ہے۔ یہ مجھے تباہی کے گڑھے کی طرف لے جائے گا تو پھر کیوں ایسا شخص جو ایک دفعہ ایمان لے آیا ہو شیطان کے راستے کو اختیار کرنے گا اور اپنی تباہی کے سامان پیدا کرے گا کوئی عقل والا انسان جس نے ایمان بھی دیکھ لیا ہو، جانتے بوجھتے ہوئے کبھی اپنے آپ کو اس تباہی میں نہیں ڈالے گا۔ تو پھر کیوں مومنین کو یہ تنبیہ کی گئی ہے کہ شیطان کے راستے پر مت چلو، اس سے بچتے رہو۔ تو ظاہر ہے یہ وارننگ، یہ تنبیہ اس وجہ سے دی گئی ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ شیطان نے کھلے طور پر آدم کو، اس کی اولاد کو چیلنج دے دیا تھا کہ میں تمہیں ورغلاتا رہوں گا اور ایسے ایسے طریقوں سے ورغلاؤں گا، اور ایسی ایسی جہتوں سے حملہ کروں گا کہ تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا کہ ہو کیا گیا ہے۔ اور یہ حملے ایسے پلاننگ سے اور آہستہ آہستہ ہوں گے کہ تم غیر محسوس طریق پر یہ راستہ اختیار کرتے چلے جاؤ گے میرا مسلک اختیار کرتے چلے جاؤ گے۔

ایک دوسری جگہ بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) تم شیطان کے پیچھے نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

حضرت مصلح موعود تحریر فرماتے ہیں: ۔ ''اس آیت میں خُطُوَاتِ کا لفظ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے کہ شیطان ہمیشہ قدم بقدم انسان کو گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ کبھی یکدم کسی انسان کو بڑے گناہ کی تحریک نہیں کرتا بلکہ اسے بدی کی طرف صرف ایک قدم اٹھانے کی ترغیب دیتا ہے۔ اور جب وہ ایک قدم اٹھا لیتا ہے تو پھر دوسرا قدم اٹھانے کی تحریک کرتا ہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ اور قدم بقدم اسے بڑے گناہوں میں ملوث کر دیتا ہے۔ پس فرماتا ہے ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ تمہارا صرف چند احکام پر عمل کر کے خوش ہو جانا اور باقی احکام کو نظر انداز کر کے سمجھ لینا کہ تم پکے (۔) ہو ایک شیطانی وسوسہ ہے۔ اگر تم اسی طرح احکام الٰہیہ کو نظر انداز کرتے رہے تو رفتہ رفتہ جن احکام پر تمہارا اب عمل ہے ان احکام پر بھی تمہارا عمل جاتا رہے گا۔ پس اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہو۔ اور شیطانی وساوس سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرو۔''

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 457)

پھر آپ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: **''اے مومنو! تم شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔ اس لئے کہ جو شخص شیطان کے قدموں کے پیچھے چلے گا وہ بدی اور بدکاری میں مبتلا ہو جائے گا۔ کیونکہ شیطان فحشاء اور منکر کا حکم دیتا ہے۔** اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر برائی جو دنیا میں پھیلتی ہے اس کی ابتداء بھیانک نہیں ہوتی۔ شیطان کا یہ طریق نہیں کہ کوئی خطرناک بات کرنے کے لئے ابتداء میں ہی انسان کو تحریک کرے۔ کیونکہ انسان کی فطرت میں حیاء و شرم کا مادہ رکھا گیا ہے اس لئے جس کام کو انسان صریح طور پر برا سمجھے اس کو فوری طور پر کرنے کے لئے وہ تیار نہیں ہوتا۔ مثلاً شیطان اگر کسی کو سیدھا ہلاکت کی طرف لے جانا چاہے تو وہ نہیں جائے گا، ہاں چکر دے کر لے جائے تو چلا جائے گا۔ پس شیطان پہلے ہی کسی بڑی بدی کی تحریک نہیں کرتا بلکہ پہلے چھوٹی برائی کی جو بظاہر برائی نہ معلوم ہوتی ہو تحریک کرتا ہے۔ پھر اس سے آگے چلاتا ہے، پھر اس سے آگے، حتی کہ خطرناک برائی تک لے جاتا ہے۔ گویا شیطان پہلے ہی گڑھے کے سرے پر لے جا کر انسان کو نہیں کہتا کہ اس میں کود پڑو بلکہ پہلے گھر سے دور لے جاتا

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

ہے۔ (اس کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں) جس طرح ڈاکو گھر کے پاس حملہ نہیں کرتے یا جو لوگ بچوں کو قتل کرتے ہیں وہ گھر کے پاس نہیں کرتے بلکہ ان کو دھوکہ اور فریب سے دور لے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں آؤ تمہیں مٹھائی کھلائیں اور جب شہر یا گاؤں سے باہر لے جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اب کوئی دیکھنے والا نہیں تو گلا گھونٹ کر مار دیتے ہیں۔ (یہاں بھی ایسے کئی واقعات ہوتے ہیں آپ پڑھتے ہیں اخباروں میں) یہی طریق شیطان کا ہوتا ہے۔ وہ پہلے انسان کو اس قلعہ سے نکالتا ہے جہاں خدا نے انسان کو محفوظ کیا ہوا ہوتا ہے۔ یعنی فطرت صحیحہ کے قلعہ سے۔ انسان اس سے باہر چلا جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ کوئی حرج نہیں مگر ہوتے ہوتے وہ اتنا دور چلا جاتا ہے کہ پھر اس کا واپس لوٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور شیطان کے پنجے میں گرفتار ہو کر تباہ ہو جاتا ہے۔ جھوٹے الزامات کے ذکر کے ساتھ یہ نصیحت فرما کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تم یہ نہ کہنا کہ یہ معمولی بات ہے کیا ہوا اگر کسی پر ہم نے زنا کا الزام لگا دیا۔ یا یہ کہ ہم نے تو نہیں لگایا کسی نے ہمیں بات سنائی اور ہم نے آگے سنا دی۔ شیطان کا یہی طریق ہے۔ وہ پہلے اپنے پیچھے چلاتا اور آہستہ آہستہ روحانیت اور شریعت کے قلعہ سے دور لے جاتا ہے اور جب انسان دور چلا جاتا ہے تو اس کو مار ڈالتا ہے۔ پس شیطان پہلے تو یہی کرے گا کہ تحریک کرے گا کہ دوسرے کی کہی ہوئی بات بیان کر دو، تمہارا اس میں کیا حرج ہے۔ لیکن جب تم ایسا کر لو گے تو پھر خود تمہارے منہ سے ایسی باتیں نکلوائے گا جب یہ بھی کر لو گے تو پھر اس فعل کا تم سے ارتکاب کروا لے گا۔ پس تم پہلے ہی اس کے پیچھے نہ چلو اور پہلے ہی قدم پر اس کی بات کو رد کر دو تا کہ تم تباہی سے بچو، محفوظ رہو۔ اور اس رد کرنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کی، اس کے فضل کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہمیں نمازوں کے ذریعہ سے، استغفار کے ذریعہ سے اس کی مدد مانگتے رہنا چاہئے۔ پانچ وقت نمازوں کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی راستہ سکھایا ہے کہ شیطان سے بچنے کے لئے پانچ وقت میرے حضور حاضر ہو اور میرا فضل مانگو (۔) اس سے محفوظ رہو گے، بہت ساری برائیاں تمہارے اندر نہیں جائیں گی۔ کیونکہ شیطان تو جسم کے اندر ہر وقت موجود ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی عورتوں کے ہاں نہ جاؤ جن کے خاوند غائب ہوں کیونکہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی مانند دوڑتا ہے۔

(سنن دارمی کتاب الرقاق باب الشیطان یجری مجری الدم)

اب اس حدیث کی روشنی میں صرف اتنا ہی نہیں کہ ایسے گھروں میں نہ جاؤ جس گھر میں مرد نہ ہوں بلکہ ایک رہنما اصول بتا دیا ہے کہ نامحرم کبھی آپس میں اس طرح آزادانہ اکٹھا نہ ہوں جس سے شیطان کو حملہ کرنے کا موقعہ مل جائے۔ بعض اور جگہ بھی اس بارہ میں احادیث ہیں جن میں سخت تنبیہ کی گئی ہے کہ اس طرح مرد عورت اکٹھے نہ ہوں۔ اب آج کل کے زمانہ میں دیکھ لیں، کالجوں یونیورسٹیوں میں ابتدا میں دوستی ہوتی ہے لڑکے لڑکی کی اور کہا جاتا ہے کہ بس صرف دوستی ہے، سٹوڈنٹ ہیں، اور اس کو غلط رنگ نہ دیا جائے۔ اور جو اس طرح دوستی کرنے سے منع کرے اسے سخت برا بھلا کہا جاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ یہ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ جہاں پچھتاوے کے سوا کچھ اور نہیں رہتا۔ تو یہ (۔) احکام پر عمل نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ اور یہی ہے جو شیطان آہستہ آہستہ اپنا کام دکھاتا ہے۔ پھر آج کل جو معاشرے میں کئی ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ دوستوں کا گھروں میں آنا جانا شروع ہو جاتا ہے۔ پہلے تو دوستوں کی موجودگی میں، پھر تعلقات بڑھ جاتے ہیں تو ان کی غیر موجودگی میں آنا جانا اور بے تکلفیاں ہوتی ہیں اور پھر یہ بڑھتی چلی جاتی ہے اور اس کا پھر نتیجہ کیا نکلتا ہے بہت سارے ایسے معاملات ہوتے ہیں جس میں پھر دونوں طرف سے گھر اجڑ جاتے ہیں۔ تو یہ سب (۔) تعلیم پر عمل نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

انٹرنیٹ کی مثال میں کئی دفعہ دے چکا ہوں۔ کئی گھر اس کی وجہ سے برباد ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ کی حدود سے جب تجاوز کریں گے، احکامات پر عمل نہیں کریں گے تو لازماً شیطان حملہ کرے گا۔

پھر بے شمار برائیاں ہیں جو شیطان بہت خوبصورت کر کے دکھا رہا ہوتا ہے اور جن سے اللہ کے فضل کے بغیر بچنا ممکن نہیں۔ مثلاً ایک اچھا بھلا شخص جو بظاہر اچھا بھلا لگتا ہے، کبھی کبھار (۔) میں بھی آ جاتا ہے، جمعوں میں آتا ہوگا، چندے بھی کچھ نہ کچھ دیتا ہے لیکن اگر کاروبار میں منافع کمانے کے لئے دھوکہ دیتا ہے تو وہ شیطان کے قدموں کے پیچھے چل رہا ہے۔ اور شیطان اس کو مختلف حیلوں بہانوں سے لالچ دے رہا ہے کہ آج کل یہی کاروبار کا طریق ہے۔ اگر تم نے اس پر عمل نہ کیا تو نقصان اٹھاؤ گے اور وہ اس کے کہنے میں آ کر، ان خیالات میں پڑ کر، اس لالچ میں دھنستا چلا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ جو تھوڑی بہت نیکیاں بجا لا رہا ہوتا ہے وہ بھی ختم ہو جاتی ہیں اور مکمل طور پر دنیا داری اسے گھیر لیتی ہے اور ایسے لوگ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ شاید اب یہی ہے ہماری زندگی، شاید اب موت بھی نہیں آنی اور ہمیشہ اسی طرح ہم نے رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر نہیں ہونا۔ تو ایسے طریقے سے شیطان ایسے لوگوں کو اپنے قبضہ میں لیتا ہے کہ بالکل عقل ہی ماری جاتی ہے۔ پھر جب ایک برائی آتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل اٹھ جاتا ہے تو اس طرح پھر ایک کے بعد دوسری برائی آتی چلی جاتی ہے اور ایسے لوگ پھر دوسروں کے حقوق مارنے والے بھی ہوتے ہیں، دوسروں کے حقوق پر، غاصبانہ قبضہ کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ بہن بھائیوں کی جائیدادوں کو کھا جانے والے بھی ہوتے ہیں، رحمی رشتوں کو بھلا دینے والے بھی ہو جاتے ہیں۔ غرض ہر قسم کی نیکی، ہر قسم کی برکت ان پر سے، ان کے گھروں سے اٹھ جاتی ہے اور یہ آپ بھی پھر آہستہ آہستہ بے راہروی کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان کی اولادیں بھی بے راہروی کا شکار ہو جاتی ہیں اور انجام کار یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسے لوگ پھر جماعت میں بھی نہیں رہتے۔ تو شیطان کے ایسے پیرو کاروں سے اللہ تعالیٰ خود بھی جماعت کو پاک کر دیتا ہے۔ اگر آپ جائزہ لیں تو خود بھی آپ جائزہ لے کر دیکھیں گے اور یہ بڑا واضح اور صاف نظر آ جائے گا کہ جماعت کو چھوڑنے والے اکثر ایسے لوگ ہی ہوتے ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایسے ماحول سے بچائے، ایسی سوچوں سے بچائے، ایسے لوگوں سے بھی بچائے جن کا اوڑھنا بچھونا صرف دنیا کی لذات ہیں اور جو شیطان کے راستے پر چلنے والے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان شیطانی راستوں سے بچنے کا طریق صرف ایک ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، اس کے آگے جھکو، اس کے سامنے روؤ، فریاد کرو، گڑگڑاؤ کہ اے اللہ شیطان ہر طرف سے ہم پر حملہ کر رہا ہے اب تو ہی ہے جو ہمیں اس گند سے بچا سکتا ہے، اور شیطان کے حملوں سے بچا سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ:۔

"......... اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اے مومنو! شیطانی طریق اور شیطانی مذہب اور شیطانی اثر کو اختیار نہ کرو اور اس امر کو یاد رکھو کہ جو شخص شیطانی طریق اور مسلک کو قبول کرتا ہے وہ لازماً بدی اور ناپسندیدہ باتوں کے پیچھے پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ شیطان ہمیشہ بدی اور ناپسندیدہ باتوں کی ہی تحریک کیا کرتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ کامل پاکیزگی بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس اس کا طریق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو اور اپنے حالات کو زیادہ سے زیادہ پاکیزہ لوگوں کی طرح بناؤ تا کہ وہ یہ دیکھ کر کہ تم پاکیزہ بننے کی کوشش کر رہے ہو تمہیں پاکیزہ بنا دے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ:

"شیطان ہمیشہ انسان کے پیچھے پڑا رہتا ہے حتیٰ کہ جب انسان خدا تعالیٰ پر ایمان لے آتا ہے تب بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اور کئی لوگ اس کے دھوکے میں آ کر ایمان لانے کے بعد بھی اس کی باتوں کو ماننے لگ جاتے ہیں اور مرتد اور فاسق ہو جاتے ہیں اور یہ خطرہ اس قدر عظیم ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو کوئی شخص بھی اس خطرہ سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ **مگر اس فضل کو جذب کرنے کا طریق یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی صفت سَمِیْعٌ سے فائدہ اٹھائے اور اس کے دروازے کو کھٹکھٹائے۔ اگر وہ اس کے دروازے کو کھٹکھٹائے گا اور اس سے دعائیں کرنا اپنا معمول بنا لے گا تو اللہ تعالیٰ جو علیم ہے اور**

اپنے بندوں کے حالات اور ان کی کمزوریوں کو خوب جانتا ہے اس کے دل میں ایسی ایمانی قوت پیدا کر دے گا جس کے نتیجہ میں وہ شیطانی حملوں سے محفوظ ہو جائے گا اور اسے طہارت اور پاکیزگی میسر آ جائے گی"۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 281)

جب دعائیں کر رہے ہوں شیطان سے بچنے کے لئے جو کہ روز ہر احمدی کو ضرور کرنی چاہئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کو بھی ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ حدیث میں آتا ہے۔

حضرت عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ دعائیہ کلمات سکھائے اور دعائیہ کلمات سکھانے میں آپؐ کا انداز وہ نہ ہوتا تھا جو تشہد سکھاتے وقت ہوتا تھا۔ وہ کلمات یہ ہیں کہ:۔

"اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے۔ اور ہماری اصلاح کر دے اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا۔ اور ہمیں ظاہری اور باطنی فواحش سے بچا۔ اور ہمارے لئے ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہمارے دلوں میں، ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں برکت رکھ دے۔ اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا اور ان کا ذکر خیر کرنے والا اور ان کو قبول کرنے والا بنا اور اے اللہ ہم پر وہ نعمتیں مکمل فرما"۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التشہد)

اب اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنے کے لئے یہ کتنی خوبصورت دعا ہے کہ شیطان کے حیلوں، اس کی طرف سے پیدا کئے ہوئے وسوسوں، اس کی شرارتوں سے بچنے کے لئے اللہ کا فضل اور اس کی پناہ ضروری ہے۔ تو سب سے بڑھ کر انسان کا اپنا نفس ہے جو ایسی باتوں کا شکار ہوتا ہے۔ کہ گو وہ اس حد تک تو نہیں پہنچتا جیسے کہ میں نے پہلے مثال دی ہے کہ بگڑتے بگڑتے اتنی دور چلے جاتے ہیں کہ نیکوں کی جماعت میں رہ ہی نہیں سکتے۔ لیکن بعض چھوٹی چھوٹی بیماریاں جو ہیں ان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے۔ مثلاً کوئی جماعتی عہدیدار ہے، کارکن ہے یا کوئی شخص دنیاوی انتظامیہ میں ہے کہ عام روزمرہ کے تعلق والا بنا اور سب سے بڑی نعمت جو تو نے ہمیں دی ہے وہ ایمان کی نعمت ہے، ہمیشہ ہمیں اس پر قائم رکھ، کبھی ہم اس سے دور جانے والے نہ ہوں۔ اور دعا پڑھتے رہیں(۔) اگر دعاؤں کی طرف توجہ نہیں ہوگی تو شیطان، مختلف طریقوں سے، مختلف راستوں سے آ کر ورغلاتا رہے گا اور اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے بغیر نہیں بچا جا سکتا، جیسے کہ میں پہلے بیان کرتا آ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہی بات کرتا ہے جو پیشگی اس سے دعائیں مانگے اور جس پر اس کی رحمت ہو۔ اور یہ رحمت اس وقت اور بھی بہت بڑھ جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے اپنی تفسیر میں۔ کہ ایک بزرگ تھے جن کے پاس ان کا شاگرد کافی عرصہ رہا اور تعلیم حاصل کرتا رہا۔ جب وہ تعلیم سے فارغ ہو کر اپنے گھر جانے لگا تو اس بزرگ نے اس سے دریافت کیا کہ میاں تم اپنے گھر جا رہے ہو کیا تمہارے ملک میں شیطان ہے؟ وہ یہ سوال سن کر حیران رہ گیا۔ اور اس نے کہا شیطان بھلا کہاں نہیں ہوتا۔ ہر ملک میں شیطان ہوتا ہے اور جہاں میں جا رہا ہوں وہاں بھی شیطان موجود ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ اگر وہاں شیطان ہے تو پھر جو کچھ تم نے میرے پاس رہ کر علم حاصل کیا ہے جب اس پر عمل کرنے لگو گے تو لازماً شیطان تمہارے رستہ میں روک بن کر حائل ہوگا۔ ایسی حالت میں تم کیا کرو گے؟ وہ کہنے لگا میں شیطان کا مقابلہ کروں گا، اس سے لڑوں گا۔ وہ بزرگ کہنے لگے بہت اچھا تم نے شیطان کا مقابلہ کیا اور وہ تمہارے دفاع کی تاب نہ لا کر بھاگ گیا۔ لیکن جب پھر تم عمل شروع کرو گے وہ حملہ کرے گا تو پھر کیا کرو گے۔ انہوں نے کہا پھر میں شیطان کا مقابلہ کروں گا۔ پھر اگر وہ دوڑ جائے گا پھر عمل کرنے لگو گے تو پھر آ جائے گا۔ جب دو تین دفعہ اس نے پوچھا تو شاگرد نے کہا کہ مجھے تو سمجھ نہیں آئی آپ مجھے بتائیں میں کس طرح مقابلہ کروں۔ جب میں مقابلہ کرنے لگوں گا تو شیطان دوڑ جائے گا۔ جب عمل کرنے لگوں گا تو شیطان پھر آ جائے گا۔ تو پھر بزرگ نے کہا کہ اگر تم اپنے کسی دوست کے گھر جاؤ اور اس کے دروازے پر ایک کتا بندھا ہوا ہو اور وہ تمہیں کاٹنے کو پڑ جائے تو تم کیا کرو گے۔ اس نے کہا میں اس کا مقابلہ کروں گا جو میرے ہاتھ میں سوٹی ہے، چھڑی ہے یا زمین پر کوئی روڑہ پتھر نظر آئے تو اس کو ماروں گا اور اس کو بھگا دوں گا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے دوڑ گیا۔ پھر جب تم اس کے دروازے میں داخل ہونے لگو پھر تمہاری ٹانگ پکڑ لے گا تو پھر کیا کرو گے۔ کہا پھر میں اسی طرح ماروں گا۔ تو دو تین دفعہ جب انہوں نے پوچھا کہ کیا کرو گے کتے کے ساتھ۔ تو کہنے لگا آخر میں یہی ہوگا کہ اس دوست کو آواز دوں گا کہ تمہارا کتا مجھے آنے نہیں دے رہا تم میری جان چھڑاؤ اس سے۔ تو اس بزرگ نے کہا کہ یہی شیطان کا حال ہے۔ شیطان بھی اللہ میاں کا کتا ہے۔ جب انسان پر بار بار حملہ آور ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ کے قریب نہ ہونے دے تو اس کا یہی علاج ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پکارو اور اسے آواز دو کہ اے اللہ! میں آپ کے پاس آنا چاہتا ہوں مگر آپ کا یہ کتا مجھے آنے نہیں دیتا۔ اسے روکئے تاکہ میں آپ کے پاس پہنچ جاؤں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے روک دے گا اور انسان شیطان کے حملے سے محفوظ ہو جائے گا۔ تو فرماتے ہیں کہ غرض طہارت کامل جس کے بعد کوئی ارتداد اور فسق نہیں ہوتا محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ حاصل ہوتی ہے۔ پہلے انسان آپ پاک ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگے، اس کے آگے روئے، گڑگڑائے کہ مجھے شیطان سے بچا تو پھر اللہ تعالیٰ کا فضل بھی شامل حال ہو جاتا ہے اور پھر فرمایا کہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتی ہیں جسے انسانی دعائیں اپنی طرف کھینچتی رہتی ہیں۔

تو یہ ہے شیطان سے بچنے کا طریقہ کہ شیطان سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاؤ اور غیر اللہ سے دل نہ لگاؤ۔

پھر حدیث میں شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے یہ دعا سکھائی ہے۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی دعا نہ بتاؤں جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکھایا کرتے تھے۔ وہ یہ دعا تھی کہ اے اللہ! میں عاجز آ جانے، سستی، بخل، بزدلی، انتہائی بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ میں آنا چاہتا ہوں۔ اے میرے اللہ میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا کر.......... اور اس کو، نفس کو پاک کر اور تو ہی بہترین پاک کرنے والا ہے۔ انسان کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ہی ہوں جسے چاہتا ہوں پاک کرتا ہوں تو اس کا ولی اور اس کا مولیٰ ہے۔ اے اللہ! میں ایسے دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو خشوع اختیار نہیں کرتا اور ایسے دل سے جو کبھی سیر نہیں ہوتا اور ایسے علم سے جو نفع نہیں دیتا۔ اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔

(سنن نسائی کتاب الاستعاذہ باب الاستعاذہ من العجز)

اب یہ بھی ایک بڑی جامع دعا ہے کیونکہ **اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو پاک کرتی ہے اور پاک رکھتی ہے، شیطان کے حملوں سے بچاتی ہے۔ کوئی شخص اپنے زور بازو سے کبھی بھی پاک صاف نہیں ہو سکتا۔ اور واسطوں میں ہوتا ہے کہ اگر کسی کو کوئی خدمت کرنے کا موقع مل جائے، کسی کام پر مقرر کر دیا جائے تو مقرر ہونے کے بعد اپنے سے پہلے عہدیدار یا کارکن کے متعلق نقائص نکالنے شروع کر دے کہ دیکھو یہ کام میں نے کیسے اعلیٰ رنگ میں کر لیا ہے** جب کہ مجھ سے پہلے عہدیدار یا کارکن سے ہو ہی نہیں سکا۔ یا اس میں اتنی لیاقت ہی نہیں تھی کہ وہ کر سکتا۔ جب کہ صحیح طریق تو یہ ہے کہ اگر کام ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نے مجھے یہ توفیق دی کہ یہ کام میرے ذریعہ سے ہو گیا ہے۔ اور یہ دعا کرے کہ اے اللہ! اب اس وجہ سے میرے دل میں کوئی بڑائی نہ آنے دینا اور میری اصلاح کر دینا۔ تو اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں جو روزمرہ ہوتے رہتے ہیں۔ تو انسان کو ہمیشہ یہ مدنظر رکھنا چاہئے ورنہ شیطان کے راستے پر چل کر کم از کم جو اچھا کام بھی ہوا ہو، ان

کاموں کو مکمل کرنے کے بعد یونہی اپنی نیکی کا اظہار کرنے کے بعد کہ دیکھو میں نے یہ کر دیا، وہ کر دیا، اپنی نیکی کو برباد کرنے والی بات ہے۔ جب اس نہج پر اپنی اصلاح کی کوشش کرتا ہے تو یہی سلامتی کا راستہ ہے۔ انسان کی بچت اسی میں ہے کہ سلامتی کے راستے تلاش کرے ورنہ پھر جیسا کہ فرمایا کہ تم روشنی سے اندھیروں کی طرف جاؤ گے اور یہ شیطان کا راستہ ہے کہ روشنی سے اندھیروں کی طرف جانا۔ اس لئے ہمیشہ شیطان سے پناہ مانگتے رہو۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو اور یہ دعا کرو کہ اے اللہ! ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا اور ہر قسم کی فواحش سے ہمیں بچا۔ چاہے وہ ظاہری ہوں، چاہے باطنی ہوں۔ اور ظاہری سے تو پھر بعض خوف ایسے خوف ہوتے ہیں جو روکنے میں کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن چھپی ہوئی فواحش جو ہیں یہ ایسی ہیں جو بعض دفعہ انسان کو متاثر کرتے ہوئے بہت دور لے جاتے ہیں۔ مثلاً بعض دفعہ غلط نظارے ہیں، غلط فلمیں ہیں، بالکل عریاں فلمیں ہیں، اس قسم کی دوسری چیزوں کو دیکھ کر آنکھوں کے زنا میں مبتلا ہو رہا ہوتا ہے انسان۔ پھر خیالات کا زنا ہے، غلط قسم کی کتابیں پڑھنا، یا سوچیں لے کر آنا۔ بعض ماحول ایسے ہیں کہ ان میں بیٹھ کر انسان اس قسم کی فحشاء میں دھنس رہا ہوتا ہے۔ پھر کانوں سے بے حیائی کی باتیں سننا۔ تو یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اے اللہ ہمارا ہر عضو جو ہے اسے اپنے فضل سے پاک کر دے۔ اور ہمیشہ اسے پاک رکھ اور شیطان کے راستے پر چلنے والے نہ ہوں۔ اور ہم سب کو شیطان کے راستے پر چلنے سے بچا۔

پھر بعض گھروں میں بیویوں کی وجہ سے یا خاوندوں کی وجہ سے بعض مسائل کھڑے ہوتے ہیں۔ آپس کے گھریلو تعلقات، عائلی تعلقات ٹھیک نہیں ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر کھٹ پٹ شروع ہو جاتی ہے۔ یا میاں بیوی کے دوستوں اور سہیلیوں کی وجہ سے بعض مسائل پیدا ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو ان دوستوں کے اپنے کردار ایسے ہوتے ہیں کہ آپس میں میاں بیوی کے تعلقات غیر محسوس طریقے سے وہ بگاڑ رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ شیطان ہے جو غیر محسوس طریقوں پر ایسے گھروں کو اپنے راستوں پر چلانے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر اولاد ہے، نیک اولاد ایک نعمت ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنا چاہئے۔ اولاد ذرا بگڑ جائے تو ماں باپ کو بڑی فکر پیدا ہو جاتی ہے، حال خراب ہو جاتا ہے۔ پھر لڑکیاں بعض ایسی جگہ شادی کرنا چاہتی ہیں جہاں ماں باپ نہیں چاہتے، بعض وجوہ کی بنا پر، مثلاً لڑکا احمدی نہیں ہے، یا دین سے تعلق نہیں ہے۔ مگر لڑکی بضد ہے کہ میں نے یہیں شادی کرنی ہے۔ پھر لڑکے ہیں، بعض ایسی حرکات کے مرتکب ہو جاتے ہیں جو سارے خاندان کی بدنامی کا باعث ہو رہا ہوتا ہے۔ تو اس لئے یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اے اللہ ہماری اولادوں کی طرف سے ہمیں کسی قسم کے ابتلا کا سامنا نہ کرنا پڑے بلکہ ان میں ہمارے لئے برکت رکھ دے۔ اور یہ دعا بچے کی پیدائش سے بلکہ جب سے پیدائش کی امید ہو تب سے شروع کر دینی چاہئے۔ یہ جو اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی ہے کہ (۔) تو اولاد کے قرۃ العین ہونے کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے۔ تو جب ہر وقت انسان یہ دعا کرتا رہے کہ اے اللہ! تو ہم پر رحمت کی نظر کر، اور ہم پر رحمت کی نظر ہمیشہ ہی رکھنا، کبھی شیطان کو ہم پر غالب نہ ہونے دینا، ہماری غلطیوں کو معاف کر دینا۔ اور ہم تجھ سے تیری بخشش کے بھی طالب ہیں، ہمارے گناہ بخش۔ اور ہمارے گناہ بخشنے کے بعد ہم پر ایسی نظر کر کہ ہم پھر کبھی شیطان کے چنگل میں نہ پھنسیں۔ اور جب اتنے فضل تو ہم پر کر دے تو ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا بنا، ان کو یاد رکھنے والا بنا یہ **اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جسے چاہتی ہے پاک کرتی ہے اور پاک کرنے کے لئے بھی ایک مزکی کی ضرورت ہے۔ جو پاک کرنے والا ہو۔ اور جماعت سے علیحدہ ہو کر کوئی جتنا مرضی دعویٰ کرے کہ ہم بہت پاکیزہ ہو گئے ہیں اور شکر ہے ہم آزاد ہو گئے جماعت سے، یہ سب ان کے دعوے ہیں اور جا کر دیکھنے سے پاکیزگی ان کے گھر میں کبھی نظر نہیں آئے گی۔** تو مزکی بھی اللہ تعالیٰ کے خاص لوگ ہوتے ہیں، انبیاء ہوتے ہیں۔ تو ان کے ساتھ تعلق جوڑنے والے بھی پاک ہو سکتے ہیں۔ جو ان سے تعلق نہ جوڑے وہ کبھی بھی پاک نہیں کہلا سکتے۔ تو اس آیت میں جو میں نے تلاوت کی اس میں یہ جو فرمایا ہے کہ جس کو چاہتا ہے پاک کرتا ہے حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے کہ اس سے یہ نہ سمجھ لینا کہ اندھا دھند جس کو چاہے پاک کر دے گا اور جس کو نہیں چاہے گا نہیں پاک کرے گا۔ پھر تو نیکیاں کرنے کا، اس کا فضل مانگنے کا فائدہ ہی کوئی نہیں رہتا۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو خدا کا پسندیدہ ہو جاتا ہے اور اس کے احکام پر عمل کرنے والا ہو جاتا ہے اسے خدا اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ اور اسے پاک کر دیتا ہے۔ جو اس کے محبوب سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ تو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ تو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود سے تعلق رکھنے والے ہی اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے پاکیزگی کا تعلق رکھنا چاہئے اور شیطان سے بچنے کے لئے، پاک ہونے کے لئے ہر وقت سمیع و علیم خدا سے اس کا فضل مانگتے رہنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں (۔) سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ معصوم اور محفوظ ہونا تمہارا کام نہیں ہے خدا کا ہے۔ ہر ایک نور اور طاقت آسمان سے ہی آتی ہے۔

(البدر جلد 2 نمبر 44 مورخہ 19/ جون 1903ء)

تزکیہ نفس ایک ایسی شئی ہے کہ خود بخود نہیں ہو سکتا اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ تم یہ خیال نہ کرو کہ ہم اپنے نفس یا عقل کے ذریعہ سے خود بخود مزکی بن جاویں گے۔ یہ بات غلط ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ کون متقی ہے۔

(البدر جلد 2 نمبر 36 مورخہ 25/ ستمبر 1903ء)

پھر فرماتے ہیں کہ:

”عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفے کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا کہ رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسے ہی باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب تم دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو۔ اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔ سچائی اختیار کرو، سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے؟ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں۔ نہایت بد بخت آدمی اپنے فاسدانہ افعال کو اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں۔ تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ بھی پروا نہیں ہوتی۔

عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت تک پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے آپ کو بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ۔ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔

پھر آپ نے فرمایا:

”تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ .... خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آئے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے

دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔......... تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے“۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ 12-13)

پھر آپ نے فرمایا: ”خدا تعالیٰ کی تجلیات اور رحمتوں کے ظہور کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے اس پر ہمیشہ کمربستہ رہو اور کبھی مت تھکو۔ غرض اصلاح نفس کے لئے اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ اس میں جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کرے گا اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا۔ اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور دعا کرنے والا تقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جاوے گا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔ نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے۔ اور یہ فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ طاقت صرف دعا ہی سے ملتی ہے

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 658)

پھر آپ نے فرمایا:

تقویٰ کے دو درجے ہیں۔ بدیوں سے بچنا اور نیکیوں میں سرگرم ہونا۔ دوسرا مرتبہ محسنین کا ہے۔ اس درجے کے حصول کے بغیر اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہو سکتا اور یہ مقام اور درجہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل بھی نہیں ہو سکتا۔ جب انسان بدی سے پرہیز کرتا ہے اور نیکیوں کے لئے اس کا دل تڑپتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی دستگیری کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دار الامان میں پہنچا دیتا ہے۔ (یعنی امن کی جگہ پہنچا دیتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھے، اپنی رضا کی راہوں پر چلائے، ہمیں اپنے عبادت گزار بندوں میں سے بنائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنے احکامات کی روشنی میں اپنے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ہمیشہ اپنے دار الامان میں رکھے۔

(الفضل انٹرنیشنل 6/ فروری 2004ء)

خالد محمود شاہد صاحب

جماعت احمدیہ بینن کا سٹال

بینن کے شہر ”کوتونو“ میں ہر سال حکومت کی طرف سے ایک انٹرنیشنل نمائش کا انعقاد کیا جاتا ہے اور لوگ ہر سال دور دور سے اس نمائش سے استفادہ کے لئے بکثرت آتے ہیں اور گزشتہ سال سے اس نمائش میں ایک سٹال جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی لگایا جاتا ہے جو دین حق کی واحد نمائندگی کا موجب بنتا ہے۔

امسال بھی انٹرنیشنل نمائش کے موقع پر جماعت کی طرف سے ایک سٹال لگایا گیا۔ مقامی احمدیوں نیز غیر از جماعت احباب کی طرف سے اصرار پر ہومیو پیتھی کا سٹال بھی لگایا گیا۔ اس کے لئے غانا سے مکرم ڈاکٹر ظفر اللہ صاحب کو حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے یہاں آنے کی سعادت ملی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا سٹال جو دنیاوی اغراض و مقاصد کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے تھا، صبح سے شام تک لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ ایک اندازہ کے مطابق روزانہ تقریباً دو سے تین صد افراد ہمارے سٹال پر تشریف لاتے رہے۔

عیسائی دوستوں کی طرف سے جماعت کے بارہ میں مختلف سوالات کئے جاتے جن کا تسلی بخش جواب دینے کے لئے ہر وقت مربیان کرام موجود رہے۔

لوگ ہمارا دینی لٹریچر خصوصاً قرآن کریم کے تراجم دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔ ایم ٹی اے کے پروگراموں سے بھی لوگوں نے استفادہ کیا۔

اس سٹال سے تقریباً پانچ لاکھ فرانک کی کتب فروخت ہوئیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 20/ فروری 2004ء)

شمائل احمد

آؤ ہم اکٹھے کھانا کھائیں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

دلداری اور غریب نوازی کا ایک واقعہ بہت پیارا اور نہایت ایمان افروز ہے۔ منشی ظفر احمد صاحب روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود مغرب کی نماز کے بعد......... مبارک قادیان کی اوپر کی چھت پر چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت ایک احمدی دوست میاں نظام دین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے۔ اور ان کے کپڑے بھی پھٹے پرانے تھے حضور سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں چند معزز مہمان آکر حضور کے قریب بیٹھتے گئے اور ان کی وجہ سے ہر دفعہ میاں نظام دین کو پرے ہٹنا پڑتا حتیٰ کہ وہ ہٹتے ہٹتے جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔ اتنے میں کھانا آیا تو حضور نے جو یہ سارا نظارہ دیکھ رہے تھے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھا لیں اور میاں نظام دین سے مخاطب ہو کر فرمایا ”آؤ میاں نظام دین ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔“ یہ فرما کر حضور بیت الذکر کے ساتھ والی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے اور حضور نے اور میاں نظام دین نے کوٹھڑی کے اندر اکٹھے بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔ اس وقت میاں نظام دین خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے اور جو لوگ میاں نظام دین کو عملاً پرے دھکیل کر حضرت مسیح موعود کے قریب بیٹھ گئے تھے وہ شرم سے کٹے جاتے تھے۔

اس لطیف روایت سے تکبر اور نخوت کے خلاف اور دلداری اور مساوات اور اخوت اور غریب نوازی کے حق میں جو عظیم الشان سبق حاصل ہوتا ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں اور حضرت مسیح موعود نے کمال دانائی سے یہ سبق اپنے قول سے نہیں بلکہ اپنے عمل سے دیا جو قول کی نسبت ہمیشہ زیادہ اثر رکھتا ہے۔ آپ کی غریب نواز آنکھ نے دیکھا کہ ایک خستہ حال دریدہ لباس مہمان کو آہستہ آہستہ نام نہاد ”بڑے لوگوں“ نے دانستہ یا نادانستہ جوتیوں کی طرف دھکیل دیا ہے تو اس (۔) نظارے سے آپ کے دل کو سخت چوٹ لگی اور اس غریب شخص کے جذبات کا خیال کر کے آپ کا دل بے چین ہو گیا اور آپ نے فوراً سالن کا پیالہ اور روٹیاں اٹھائیں اور اس مہمان کو ساتھ لے کر قریب کے حجرے میں تشریف لے گئے اور وہاں اس کے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔ بے شک جس شخص کو خدا نے دنیا میں عزت دی ہے ہمارا فرض ہے کہ عام حالات میں اس کے ظاہری اکرام کا خیال رکھیں لیکن یہ اکرام ایسے رنگ میں نہیں ہونا چاہئے کہ جس میں کسی غریب شخص کی تذلیل یا دل شکنی کا پہلو پیدا ہو۔

(سیرۃ طیبہ۔ صفحہ 188)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36009 میں چوہدری محمد یوسف۔جہ ولد چوہدری محمد شریف۔جہ قوم جٹ۔جہ پیشہ کارکن عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔مکان رقبہ ساڑھے چھ مرلے واقع نصیر آباد رحمان ربوہ مالیتی -/200000روپے۔ زرعی زمین رقبہ 5 کنال 18 مرلے واقع صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ۔ زرعی زمین رقبہ ڈیڑھ ایکڑ واقع گھنوکے جہ ضلع سیالکوٹ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2942 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد چوہدری محمد یوسف۔جہ ولد چوہدری محمد شریف۔جہ طاہر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 شاہ محمد حامد گوندل وصیت نمبر 19781 گواہ شد نمبر 2 چوہدری نیر آصف جاوید وصیت نمبر 33434

مسل نمبر 36010 میں امۃ الوسیم بنت نعمت اللہ قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/684 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ امۃ الوسیم بنت نعمت اللہ طاہر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ظفر اقبال جاوید وصیت نمبر 30899 گواہ شد نمبر 2 نیر آصف جاوید وصیت نمبر 33434

مسل نمبر 36011 میں شازیہ کنول بنت نعمت اللہ قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 4 گرام 700 ملی گرام مالیتی -/3050 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ شازیہ کنول بنت نعمت اللہ طاہر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ظفر اقبال جاوید ولد محمد اختر جاوید طاہر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 نیر آصف جاوید وصیت نمبر 33434

مسل نمبر 36012 میں راشدہ نصیر بنت نصیر احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے بیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 5-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ راشدہ نصیر بنت نصیر احمد بھٹی دارالفضل شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد مقبول وصیت نمبر 33438 گواہ شد نمبر 2 احمد طاہر ولد محمد احمد کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل منور احمد۔جہ صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل اضلاع بائے سندھ کے دورہ پر الفضل کیلئے نئے خریدار بنانے، چندہ کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے۔تمام احباب کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

مکرم عبید اللہ صاحب آف سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین لکھتے ہیں۔ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الرحیم صاحبہ زوجہ مکرم ایم غلام احمد صاحب صابر مرحوم جو مستری جمال دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ مورخہ 28 فروری 2004ء کو سروسز ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں ان کی میت ان کے آبائی گاؤں سعد اللہ پور لائی گئی اور اسی روز مکرم حافظ محمد اقبال وڑائچ صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے 3 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں، جن میں مکرم منیر احمد صاحب آف میاں میر لاہور مکرم نصیر احمد صاحب آف گڈو بیراج، طارق جاوید صاحب آف سعد اللہ پور، مکرمہ نسیم بشریٰ صاحبہ زوجہ مبارک احمد بھٹی آف نصیر آباد مکرمہ طاہرہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم نذیر احمد آف منگووال شامل ہیں۔ مرحومہ کے اچھے خلاق کی وجہ سے کثرت سے غیر از جماعت بھی جنازہ میں شامل ہوئے احباب سے ان کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم ساجد منور صاحب مربی سلسلہ احمد نگر۔ ربوہ لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے شادی کے چار سال بعد مورخہ 18 مارچ 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام "شافیہ ساجد منور" عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم میاں اللہ یار منور صاحب کی پوتی اور مکرم غلام فرید صاحب مندرانی بلوچ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک قسمت خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

New BALENO
...New look, better comfort
SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے
BALENO
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel:5712119-5873384

تقریب شادی

مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اخوند فیاض احمد مرحوم لاہور لکھتی ہیں۔ میرے بیٹے مکرم اخوند ڈاکٹر شکیل احمد صاحب حال مقیم لندن کا نکاح ہمراہ ڈاکٹر شہناز بانو صاحبہ بعوض دس ہزار پاؤنڈ حق مہر مورخہ 14 جنوری 2004ء کو بعد عصر بیت الفضل لندن میں مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ مکرم ڈاکٹر شکیل کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی علالت کے دوران طبی خدمات کی تاریخی سعادت حاصل ہوتی رہی جس کا حضور انور نے ذکر بھی فرمایا تھا۔ شادی کے موقع پر محترمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ (صدر لجنہ یو کے) نے ڈاکٹر صاحب موصوف کی شادی کی رونق کا اہتمام کیا۔ مورخہ 14 جنوری کو حضور انور کے ارشاد کے مطابق جماعت احمدیہ لندن کے زیر اہتمام بیت الفتوح میں تقریب رخصتانہ ہوئی جس میں مکرم فیروز عالم صاحب مربی سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم اور انگریزی ترجمہ پیش کیا اور دعا ہوئی۔ مورخہ 17 جنوری کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بمعہ محترمہ بیگم صاحبہ شرکت فرمائی اور دعا کرائی۔ اس موقعہ پر دیگر مہمانوں کے علاوہ انگریز مہمانوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت احمدیہ کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام ارشد بیگم سے تبدیل کر کے ساجدہ بیگم رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

ساجدہ بیگم اہلیہ ظفر اقبال سکنہ طاہر آباد غربی ربوہ

مرض اٹھراء کا شافی علاج

رعایتی قیمت	پیکنگ	
Rs.25/-	20 گرام	GHP 178/GH
Rs.100/-	30 کیپسولز	GHP 278/GH
Rs.25/-	20ML	GHP 378/GH
Rs.100/-	20ML	GHP 478/GH

تین ادویات پر مشتمل تین ماہ کا علاج بمع ڈاک خرچ
عام:-/500 روپے فورٹ:-/1200

عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

سیمینار بسلسلہ 23 مارچ

جماعت احمدیہ میں 23 مارچ کا دن یوم مسیح موعود اور یوم پاکستان کے طور پر منایا جاتا ہے انہی دنوں کی یاد میں مورخہ 20 مارچ 2004ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام 7:10 بجے شام ایوان محمود میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس کے مہمان خصوصی مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی تھے تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب مہتمم مقامی نے حضرت مسیح موعود کا سوانحی خاکہ بیان کیا۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے جماعت احمدیہ کی ملی خدمات کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس تقریر کے بعد ملی ترانہ پیش کیا گیا۔ جس کے بعد مہمان خصوصی مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ پیدا ہونے والے انقلاب کے بارے خطاب کیا۔ پروگرام کے آخر میں مکرم حافظ راشد جاوید صاحب مہتمم مقامی نے احباب اور مہمانان کا شکریہ ادا کیا دعا پر یہ سیمینار اختتام کو پہنچا جس کے بعد مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ ربوہ بھر سے 700 سے زائد خدام واطفال نے شرکت کی۔

درخواست دعا

مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب مربی سلسلہ مقیم دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی پوتی رابعہ طوبیٰ مقصود صاحبہ بنت مقصود احمد صاحب بشیر واقف نو نے مورخہ 21 مارچ 2004ء کو تقریباً ساڑھے چھ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کا دور مکمل کر لیا ہے۔ عزیزہ نے مورخہ 4۔اپریل 2003ء کو قرآن کریم پڑھنے کا آغاز کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر اپنے افضال و رحمت کی بارش برسائے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔

مکرم محمد انور قریشی صاحب نائب ناظر مال آمد لکھتے ہیں۔ سیدہ محمودہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالرحمن بیگ صاحب دارالنصر غربی ربوہ کا لاہور میں گلے کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

بجلی بند رہے گی

مورخہ 31 مارچ 2004ء، بروز بدھ صبح 9:00 بجے سے سہ پہر 1:00 بجے تک اولڈ اور نیو چناب نگر فیڈر 132KV گرڈ سٹیشن چنیوٹ کی ضروری مرمت اور مینٹیننس کیلئے بند رہے گا۔

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو سب ڈویژن چناب نگر)

نکاح

مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ لکھتے ہیں۔ مکرم نوید احمد صاحب ولد مکرم بشیر احمد صاحب آف مرید کے ضلع شیخوپورہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ صوفیہ ناہید صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب آف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مورخہ 21 فروری 2004ء کو بیت الذکر ڈسکہ کلاں میں بعد نماز ظہر خاکسار نے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ صوفیہ ناہید صاحبہ مکرم عبدالرحمن صاحب کی پوتی ہیں۔ اور نوید احمد صاحب اور مکرم احمد دین صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے پوتے ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ خداوند کریم دونوں خاندانوں کیلئے یہ رشتہ بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم حکیم عبدالسمیع صاحب جلیل محلّہ دو دروازہ سیالکوٹ شہر لکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بڑے بیٹے رضوان جلیل حال مقیم ہمبرگ جرمنی کو مورخہ 22 فروری 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام ریحان جلیل عطا فرمایا ہے۔ نومولود بچہ مکرم طاہر ندیم آف لاہور کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، باعمر اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 30 مارچ 2004ء

طلوع فجر	4:35
طلوع آفتاب	5:58
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:28

چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
حسن نکھار کریم
تیار کردہ ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکم فارمنگ، بلیسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

امتحانات سے فارغ طالبات کیلئے کمپیوٹر کورسز میں داخلے جاری ہیں
BASIC COMPUTER COURSE
کمپیوٹر گرافکس کورس
Becon House
فائن آرٹس کی کلاسز
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگوئج سٹڈیز کالج روڈ ربوہ (بالمقابل نیو کیمپس جامعہ احمدیہ) فون نمبر: 212088

خاموش قاتل
ہیپاٹائٹس بی، سی
لاعلاج مرض
مگر اب
قابل علاج مرض ہے
امراض جگر۔ معدہ۔ آنت۔ گردہ اور مثانہ
حاد اور مزمن امراض کے علاج کا
معیاری اور جدید مرکز
ماہر ایلو پیتھک اور ہومیو پیتھک ڈاکٹرز کی زیر نگرانی
ہیپا کیئر سنٹر
شان پلازہ، بالمقابل P.S.O پٹرول پمپ
ساندہ روڈ۔ لاہور 042-7113148
اوقات کار: صبح 9:00 بجے تا رات 9:00 بجے

سکول یونیفارم
نصرت جہاں اکیڈمی اور دوسرے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء و طالبات کیلئے
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار۔ اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون: 212039

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837 رہائش: 214321

سی پی ایل نمبر 29

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ ہر روز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو لاہور

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چنوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چنوٹ 04524-214510-04942-423173